روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 4 اپریل 2006ء 5 ربیع الاول 1427 ہجری 4 شہادت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 71

غازی

حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ کی رضا کیلئے دیانتداری کے ساتھ مال اکٹھا کرنے والا خدا کی راہ میں غازی شمار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ گھر واپس لوٹ آئے۔

(جامع ترمذی کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر:584)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی، مالی قربانی کا معیار بلند کرنے اور انفاق فی سبیل اللہ کی برکات کا تذکرہ

مالی قربانی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہے اس لئے بخوشی کرنی چاہئے

ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اپنی استعداد کے مطابق قربانی کر رہا ہے یا نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 مارچ 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں لازمی چندہ جات کی بروقت ادائیگی، مالی قربانی کا معیار بلند کرنے اور انفاق فی سبیل اللہ کی برکات بیان فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست نشر ہوا اور اس کا رواں ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 196 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کی اس جماعت پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس میں شامل ہونے کے بعد افراد جماعت اپنے عہد کے مطابق مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق یاددہانی کروانا بھی ضروری ہے تاکہ جو مالی قربانی میں سست ہو رہے ہوں انہیں توجہ پیدا ہو اور نئے آنے والے نوجوانوں کو بھی مالی قربانی کا احساس ہو اور وہ اپنی اصلاح اور نفس کو پاک کرنے کے لئے خرچ کرنے والے بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مالی سال 3,2 ماہ تک ختم ہونے والا ہے۔ اس لحاظ سے توجہ دلاتا ہوں کہ جنہوں نے ابھی تک لازمی چندہ جات ادا نہیں کئے وہ اس طرف متوجہ ہوں اور ادائیگی کریں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے اپنی استعدادوں کے مطابق مالی قربانیاں کیں اور کرتے چلے گئے۔ ہر احمدی کو بھی اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ مجھ میں مالی قربانی کی کتنی گنجائش ہے۔ بعض موصی بھی کم آمدنی پر چندہ دیتے ہیں حالانکہ چندہ خدا کی خاطر دیا جاتا ہے۔ پھر ان کی وصیت پہ بھی زد آتی ہے اور معذرتیں کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کوئی موصی ہو یا غیر موصی ہو جب بھی اللہ تعالیٰ اسے مالی کشائش دے اسے مالی قربانی کو بڑھانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ مالی کشائش دے کر آزماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کی میں نے اجازت دی ہوئی ہے کہ اگر باشرح چندہ نہیں دے سکتے تو رعایت کی اجازت لے لیں۔ ان کو بغیر سوال و جواب کے رعایت مل جاتی ہے لیکن ہر احمدی کو بجٹ اپنی آمد کے مطابق لکھوانا چاہئے۔ کیونکہ خدا سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ مالی قربانی خوشی سے کرنی چاہئے نہ کہ بوجھ سمجھ کر کیونکہ یہ چندے اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں 700 گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا ہے۔ اس کے بغیر دین کے دفاع میں نہ لٹریچر شائع ہوسکتا ہے۔ نہ قرآن کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوسکتے ہیں۔ نہ مشن ہاؤسز بن سکتے ہیں، نہ مربیان بھجوائے جاسکتے ہیں، نہ بیوت الذکر تعمیر ہوسکتی ہیں، نہ سکولوں اور کالجوں کا انتظام ہوسکتا ہے اور نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ دکھی انسانیت کی خدمت ہوسکتی ہے۔ جب تک دنیا کے کناروں تک دین حق کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور غریب کی ضرورتوں کو پورا نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک مالی قربانی کا جہاد جاری رہے گا۔ آج جبکہ ہر طرف سے دین حق پر حملے ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کو دلائل کے ذریعہ ان حملوں کا جواب دینے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے اس کے لئے مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے مالی قربانیوں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے ورنہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوں گے اور خدمت دین سے بھی محروم ہو رہے ہوں گے۔ چندوں میں سستی کرنے والے اپنے جائزے لیں اور نئے آنے والوں کو بھی مالی قربانی کی طرف توجہ دلائیں۔

حضور انور نے احادیث کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں تنگی اور محتاجی کے خطرہ کے باوجود جب خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو یقیناً یہی قربانی اللہ کے فضل کو جذب کرنے والی ہوتی ہے۔ جرمنی کے ایک نوجوان کے متعلق حضور انور نے بتایا کہ وہ مقروض تھا۔ اس کی شادی ہونے والی تھی۔ جب جرمنی میں 100 بیوت الذکر کی تحریک ہوئی تو اس نے تمام جمع شدہ پونجی پیش کردی۔ اللہ جماعت کو اس طرح قربانی کرنے والے ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔

حضور انور نے موصیان کو توجہ دلائی کہ ان کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے اور ہر احمدی کو تمام مالی تحریکات میں چندہ دینا چاہئے۔ نومبائعین کو بھی مالی نظام میں شامل کریں اس طرح ان کی تربیت بھی ہوگی اور تقویٰ کے معیار اونچے ہوں گے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں ادا کرنی چاہئے۔

حضور انور نے امریکہ کے احمدی ڈاکٹروں کے لئے دعا کی تحریک کی جنہوں نے ربوہ میں تعمیر ہونے والے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے نمایاں مالی قربانی کی ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ آئندہ ہفتہ چند ممالک کے دورہ پر جا رہا ہوں۔ اللہ اس دورہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

حضور انور کا سنگاپور سے خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ پر سنگاپور تشریف لے گئے ہیں۔ 7۔ اپریل 2006ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 9:15 بجے صبح سنگاپور سے لائیو (Live) نشریات کا آغاز ہوگا۔ جس کے دوران خطبہ جمعہ Live نشر کیا جائے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(نظارت اشاعت)

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ 7۔اپریل 2006ء بروز جمعۃ المبارک ''یوم تحریک جدید'' منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

داخلہ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ

دینیات کلاس میں داخلہ یکم اپریل 2006ء سے شروع ہے درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔

☆ امیدوار طالبات کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ایف اے اور بی اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی و علمی ترقی کیلئے داخل ہو کر استفادہ کریں۔

☆ دو سال میں چار سمیسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

☆ فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے۔

☆ کورس کی کتابیں طالبات کو ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔

☆ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔

☆ تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 4/19 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں بھجوائیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

خطبہ جمعہ

للّٰہی محبت واخوت اور سب کچھ قربان کرنے کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

تم بھی اگر حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلو

میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

رفقاء حضرت مسیح موعود کے نمونے ہمارے ہر واقف زندگی، مربی اور معلمین کے لئے مشعل راہ ہیں ان کو سامنے رکھنا چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 جنوری 2006ء بمطابق 13 صلح 1385 ہجری شمسی بمقام بیت اقصیٰ، قادیان

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الجمعہ کی آیت 4 تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے:

اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی مبعوث کیا ہے جو ابھی ایمان نہیں لائے۔ (جو نبی کا ذکر چل رہا ہے)۔ وہ کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔ ....

جب صحابہؓ نے اُس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی وجہ سے تمام برائیوں اور گھٹیا اخلاق سے توبہ کی۔ فسق و فجور، زنا، چوری، جھوٹ، قمار بازی، شراب نوشی، قتل وغارت وغیرہ کی عادتیں اُن میں سے اس طرح غائب ہوئیں، جس طرح کبھی تھیں ہی نہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ عادتیں ختم ہوگئیں، بلکہ اعلیٰ اخلاق اور نیکیاں بجا لانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش شروع ہوگئی۔ عبادات میں مشغولیت اور قربانی کی ایسی روح پیدا ہوگئی کہ کوئی پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو کچھ عرصہ پہلے اس سے بالکل الٹ تھے۔ اُن لوگوں کا مطلوب ومقصود صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ان سے عشق ومحبت میں فنا ہونا رہ گیا تھا۔ ان کے عشق ومحبت کی ایسی مثالیں بھی تھیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کو بھی نیچے نہیں گرنے دیتے تھے۔

اس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ان مثالوں کے چند نمونے پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اس نور سے فیض پا کر .... سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا، اپنے (۔) میں، اپنے ماننے والوں میں، اپنے بیعت کرنے والوں میں کیا انقلاب عظیم پیدا کیا تھا۔ اس بارے میں میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی بیان کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے (۔) کو کیسا پایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔ اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت میں ایک اور عالم پیدا ہو گیا ہے۔ مَیں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدے میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں .... اور وہ (۔) کا جگر اور دل ہیں''۔ (انجام آتھم ۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 315)

اب مَیں ان پاک نمونوں کی چند مثالیں دیتا ہوں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب جو مالیر کوٹلے کے نواب خاندان سے تھے، رئیس خاندان کے تھے، نوجوان تھے، ان میں گو نیکی تو پہلے بھی تھی۔ لہو ولعب کی بجائے، اوٹ پٹانگ مشغلوں کی بجائے جو نوجوانوں میں پائے جاتے ہیں، اُن میں اللہ کی طرف رغبت تھی، اچھی عادتیں تھیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی صحبت نے اس کو مزید صیقل کیا اور چمکایا۔ انہوں نے خود ذکر کیا ہے کہ پہلے میں کئی دفعہ نمازیں چھوڑ دیا کرتا تھا۔ اور دنیا داری میں پڑا ہوا تھا۔ لیکن بیعت کے بعد ایک تبدیلی پیدا ہوگئی۔

ان کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''حبی فی اللہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس خاندان ریاست مالیر کوٹلہ (ازالہ اوہام میں یہ ذکر ہے) قادیان میں جب وہ ملنے کے لئے آئے تھے اور کئی دن رہے، پوشیدہ نظر سے دیکھتا رہا ہوں کہ التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے ہیں اور منکرات اور مکروہات سے بالکل مجتنب ہیں''۔

(ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 526)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب خود اپنے بھائی کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''جن امور کے لئے میں نے قادیان میں سکونت اختیار کی میں نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہوں کہ مجھ کو حضرت اقدس مسیح موعود اور مہدی مسعود کی بیعت کئے ہوئے بارہ سال ہوگئے اور مَیں اپنی شومئی طالع سے گیارہ سال گھر ہی میں رہتا تھا''، بدنصیبی سے، بدقسمتی سے گیارہ سال گھر ہی میں رہتا تھا۔'' اور قادیان سے مہجور تھا۔ صرف چند دن گاہ بگاہ یہاں آتا رہا اور دنیا کے دھندوں میں پھنس کر بہت سی عمر ضائع کی۔ آخر جب سوچا تو معلوم کیا کہ عمر تو ہوا کی طرح اڑ گئی اور ہم نے نہ کچھ دین کا بنایا اور نہ دنیا کا۔ اور آخر مجھ کو یہ شعر یاد آیا کہ

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دُوں   ایں خیال است ومحال است وجنوں''

(خدا کو بھی چاہنا اور گھٹیا دنیا کو بھی چاہنا یہ صرف ایک خیال ہے اور یہ ناممکن ہے اور پاگل پن ہے)۔ لکھتے ہیں کہ:

''یہاں میں چھ ماہ کے ارادے سے آیا تھا مگر یہاں آ کر مَیں نے اپنے تمام معاملات پر غور کیا تو آخر یہی دل نے فتویٰ دیا کہ دنیا کے کام دین کے پیچھے لگ کر تو بن جاتے ہیں مگر جب دنیا کے پیچھے انسان لگتا ہے تو دنیا بھی ہاتھ نہیں آتی اور دین بھی برباد ہو جاتا ہے۔ اور میں نے خوب غور کیا تو مَیں نے دیکھا کہ گیارہ سال میں نہ مَیں نے کچھ بنایا اور نہ میرے بھائی صاحبان نے کچھ بنایا۔ اور دن بدن ہم باوجود اس مایوسانہ حالت کے دین بھی برباد کر رہے ہیں۔ آخر یہ سمجھ کر کہ کار دنیا کسے

تمام نکرد، کوٹلہ کو الوداع کہا اور مَیں نے مصمّم ارادہ کر لیا کہ مَیں ہجرت کر لوں۔ سو الحمدللہ میں بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ مَیں نے کوٹلہ سے ہجرت کر لی ہے اور شرعاً مہاجر پھر اپنے وطن واپس اپنے ارادہ سے نہیں آ سکتا''۔ یعنی اس کو گھر نہیں بنا سکتا۔'' ویسے وہ مسافرانہ آئے تو آئے۔ پس اس حالت میں میرا آنا محال ہے۔ مَیں بڑی خوشی اور عمدہ حالت میں ہوں، ہم جس شمع کے پروانے ہیں اس سے الگ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ .... میرے پیارے بزرگ بھائی مَیں یہاں خدا کے لئے آیا ہوں اور میری دوستی اور محبت بھی خدا کے لئے ہے۔ مَیں کوٹلہ سے الگ ہوں مگر کوٹلہ کی حالت زار سے مجھ کو سخت رنج ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو اور ہماری ساری برادری اور تمام کوٹلہ والوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ آپ سب صاحب (۔) کے پورے خادم بن جائیں اور ہم سب کا مرنا اور جینا محض اللہ ہی کے لئے ہو۔ ہم خداوند تعالیٰ کے پورے فرمانبردار (۔) بن جائیں۔ .... ہماری شرائط بیعت میں ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے شکر گزار ہوں، اس کی پوری اطاعت کریں یہی چیز مجھ کو یہاں رکھ رہی ہے کہ جوں جوں مجھ میں ایمان بڑھتا جاتا ہے، اسی قدر دنیا ہیچ معلوم ہوتی جاتی ہے اور دین مقدم ہوتا جاتا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اور انسان کے شکر کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے اسی طرح گورنمنٹ عالیہ کی فرمانبرداری اور شکر گزاری دل میں پوری طرح سے گھر کرتی جاتی ہے''۔

(رفقاء احمد۔ جلد نمبر 2 صفحہ 126- 129)

تو دیکھیں یہ تبدیلی ہے جو نواب صاحب میں پیدا ہوئی۔ پھر بعد میں آپ حضرت مسیح موعود کے داماد بھی بنے۔ اُن کی نسل کو بھی چاہئے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے دنیا کو دین کی خاطر چھوڑ دیا اور دین کو دنیا پر مقدم کیا۔

پھر ایک ذکر آتا ہے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا۔ حضرت مسیح موعود کے اپنے الفاظ میں ہی ہے، آپ فرماتے ہیں:

''حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح، کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اُس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات اور امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار اصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مَرکب ہے دونوں سیرتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 532)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے کچھ رقم کی ایک تحریک فرمائی تھی، چندہ کی ضرورت تھی کہ وہاں کی جماعت سے لے کر آئیں۔ تو یہ خود ہی اہلیہ کا زیور بیچ کر لے آئے تھے اور جماعت کو پتہ بھی نہیں لگنے دیا اور بعد میں لوگ ان سے ناراض بھی ہوئے تھے۔ اس طرح اخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔

پھر حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب حضرت مسیح موعود کے عشق میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اے میرے آقا! میں اپنے دل میں متضاد خیالات موجزن پاتا ہوں، ایک طرف تو مَیں بہت اخلاص سے اس امر کا خواہاں ہوں کہ حضور کی صداقت اور روحانی انوار سے بیرونی دنیا جلد واقف ہو جائے اور تمام اقوام و عقائد کے لوگ آئیں اور اس سرچشمہ سے سیراب ہوں جو اللہ تعالیٰ نے یہاں جاری کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس خواہش کے عین ساتھ ہی اس خیال سے میرا دل اندوہ گیر ہو جاتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی حضور سے واقف ہو جائیں گے اور بڑی تعداد میں یہاں آنے لگیں گے۔ تو اس وقت مجھے آپ کی صحبت اور قرب جس طرح میسر ہے اس سے لطف اندوز ہونے کی مسرت سے محروم ہو جاؤں گا۔ ایسی صورت میں حضور دوسروں میں گِھر جائیں گے۔ حضور والا مجھے اپنے پیارے آقا کی صحبت میں بیٹھنے اور ان سے گفتگو کرنے کا جو مسرت بخش شرف حاصل ہے اس سے مجھے محرومی ہو جائے گی ایسی متضاد خواہشات یکے بعد دیگرے میرے دل میں رونما ہوتی ہیں''۔ قاضی صاحب نے مزید کہا کہ: ''حضرت مسیح موعود میری بات سن کر مسکرا دیئے''۔

(رفقاء احمد جلد نمبر 6 صفحہ 10)

دیکھیں کیا عشق و محبت کے پاک نظارے ہیں۔

پھر حضرت چوہدری محمد اکبر صاحب روایت کرتے ہیں کہ (۔) موصوف چوہدری نذر محمود صاحب تھے جو اصل متوطن ادرحمہ ضلع شاہ پور تھے اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے رشتہ داروں میں سے تھے وہ ڈیرہ غازی خان میں ملازم تھے۔ جہاں تک کہ اس عاجز کو یاد ہے وہ روایت کرتے تھے کہ سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہونے سے پہلے ان کی حالت اچھی نہ تھی اور وہ اپنی اہلیہ کو پوچھتے تک نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے مبارک زمانے میں ہدایت بخشی اور شناخت حق کی توفیق دی جس کے بعد ان کو حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شوق ہوا چنانچہ وہ قادیان دارالامان گئے مگر وہاں جانے پر معلوم ہوا کہ حضور کسی مقدمے کی وجہ سے گورداسپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ گورداسپور گئے اور ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود کی زیارت اور ملاقات کا موقع ملا جب حضور بالکل اکیلے تھے۔ اور چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کو دبانا شروع کر دیا اور دعا کی درخواست کی۔ اتنے میں کوئی اور دوست حضور کی ملاقات کے لئے آیا جنہوں نے حضور کے سامنے ذکر کیا کہ اس کے سسرال نے اپنی لڑکی بڑی مشکلوں سے اسے دی ہے (یعنی واپس بھجوائی ہے)، اب اس نے بھی ارادہ کیا ہے کہ وہ اُن کی لڑکی کو ان کے پاس نہ بھیجے گا۔ (شاید آپس میں شادیاں ہوئی ہوں گی)۔ جونہی حضور نے اس کے ایسے کلمات سنے حضور کا چہرہ سرخ ہو گیا اور حضور نے غصے سے اس کو فرمایا کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آ جاوے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور عرض کی کہ وہ توبہ کرتا ہے، اسے معاف فرمایا جائے۔ جس پر حضور نے اسے بیٹھنے کی اجازت دی۔

چوہدری نذر محمد صاحب مرحوم کہتے تھے کہ جب یہ واقعہ انہوں نے دیکھا تو وہ دل میں سخت نادم ہوئے کہ اتنی سی بات پر حضور نے اتنا غصہ منایا ہے۔ حالانکہ اُن کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو پوچھتے تک نہیں اور اپنے سسرال کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی اور دل میں عہد کیا کہ اب جا کر اپنی بیوی سے معافی مانگوں گا اور آئندہ بھی اس سے بدسلوکی نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ فرماتے تھے کہ جب وہ وہاں سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی کے لئے بہت سے تحائف خریدے اور گھر پہنچ کر اپنی بیوی کے پاس گئے اور اس کے آگے تحائف رکھ کر پچھلی بدسلوکی کی ان سے منت کر کے معافی مانگی۔ وہ حیران ہو گئی کی ایسی تبدیلی ان میں کس طرح پیدا ہو گئی۔ جب اس کو معلوم ہوا یہ سب کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود کے طفیل ہے تو وہ حضور کو بے شمار دعائیں دینے لگی کہ حضور نے اس کی تلخ زندگی کو راحت بھری زندگی سے مبدل کر دیا ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 1 صفحہ 6-7)

اصل میں تو یہ عورت کا وہ حق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا لیکن (۔) اس کو بھول چکے تھے حضرت مسیح موعود نے دوبارہ اسے قائم فرمایا۔ پس سب سے زیادہ (۔) میں عورت کا مقام ہے جس کی قدر کی گئی ہے۔ مغرب تو صرف عورت کے حقوق کا شور مچاتا ہے۔

پھر حضرت حافظ حامد علی صاحب کا نمونہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص اپنی بعض کمزوریوں یا کم بصری کی وجہ سے کم از کم اپنے علاقے اور نواح میں خاص عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ حافظ صاحب ایک زمیندار خاندان کے فرد تھے اور دولت و مال کے لحاظ سے آپ کا مرتبہ بلند نہ تھا بلکہ وہ غریب تھے۔ مگر اس کے باوجود اپنی نیکی اور دینداری کی وجہ سے اپنے گاؤں اور نواح میں ہمیشہ عزت و محبت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اور آج ہم جو فیض اللہ چک اور تھہہ غلام نبی وغیرہ دیہات میں احمدیت کی رونق اور اثر کو دیکھتے ہیں اس میں حافظ صاحب کی عملی زندگی کا بہت بڑا دخل ہے۔ وہ ایک خاموش واعظ تھے اور مجسم (۔) تھے۔ انہیں دیکھ کر خواہ مخواہ حضور کی صداقت کا یقین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ہوتا تھا اور اندر ہی اندر محبت کا جذبہ بڑھتا تھا۔ آپ نہایت ملنسار اور وفادار اور ہمدرد طبع تھے، دوسروں کی بھلائی چاہتے تھے۔ حضرت کی صحبت اور قرب نے آپ میں ایک خاص رنگ پیدا کردیا تھا۔ آپ دعاؤں کی قوت کو جانتے اور دعائیں کرنے کے عادی اور آداب دعا سے واقف تھے۔ آپ کی زندگی ایک مخلص مومن اور خدا رسیدہ انسان کی زندگی تھی۔ حق کی اشاعت کے لئے آپ میں جوش اور غیرت تھی۔ دینی معاملے میں کبھی کسی سے نہ دبتے تھے۔ حق کہنے میں ہمیشہ دلیر تھے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عامل تھے۔ غرض بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور یہ جو کچھ تھا حضرت اقدس کی پاک صحبت کا اثر تھا۔ مرحوم اپنی زندگی کے بے شمار حالات و واقعات سے واقف تھے۔ مگر آپ کی عادت میں تھا کہ بہت کم روایت کرتے تھے اور جب حضرت اقدس کے حالات کے متعلق کوئی سوال ہوتا تو چشم پُرآب ہو جاتے اور فرماتے کہ سراسر نور کی میں کیا حقیقت بیان کروں، کوئی ایک بات ہو تو کہوں۔

(رفقاء احمد جلد نمبر 13 صفحہ 72)

تو (۔) جو واعظ تھے ان کے اپنے عمل تھے، وہ عملی نمونے قائم کرتے تھے۔ یہ نمونے ہیں جو آج ہمارے ہر واقف زندگی کے لئے، ہر مربی کے لئے، (۔) کے لئے، معلّمین کے لئے مشعل راہ ہیں ان کو سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا ذکر ہے۔ آپ ہندوؤں سے (۔) ہوئے تھے۔ قادیان آئے مگر آپ کے والد صاحب حضرت مسیح موعود سے واپس بھیجنے کا وعدہ کر کے بھائی جی کو ساتھ لے گئے۔ گھر جا کر آپ پہ بہت سختیاں کی گئیں۔ اور ادائیگی نماز سے بھی روکا گیا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ ایک زمانے میں مجھے فرائض کی ادائیگی تک سے محروم کرنے کی کوششیں کی جاتیں۔ اس زمانے میں بعض اوقات کئی کئی نمازیں ملا کر یا اشاروں سے پڑھتا تھا۔ ایک روز علی الصبح مَیں گھر سے باہر قضائے حاجت کے بہانے سے گیا۔ گیہوں کہ کھیت کے اندر وضو کر کے نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کدال لئے میرے سر پر کھڑا رہا۔ نماز کے اندر تو یہی خیال تھا کہ کوئی دشمن ہے جو جان لینے کے لئے آیا ہے لہٰذا مَیں نے نماز کو معمول سے لمبا کر دیا اور آخری نماز سمجھ کر دعاؤں میں لگا رہا۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ایک مزدور تھا کشمیری قوم کا۔ جو مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور جب میں نماز سے فارغ ہوا تو نہایت محبت اور خوشی کے جوش میں مجھ سے پوچھا منشی جی! کیا یہ بات پکی ہے کہ آپ (۔) ہیں۔ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے (۔) پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے لئے گواہ بنا کر بھیجا ہے اور کم از کم تم میرے (۔) کے شاہد رہو گے۔

(رفقاء احمد جلد نمبر 4 صفحہ 64)

مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مخاطب کر کے بیعت کے فوائد بیان کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''قرآن کریم کی جو عظمت اب میرے دل میں ہے، خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جو میرے دل میں اب ہے پہلے نہ تھی۔ یہ سب حضرت مرزا صاحب کی بدولت ہے''۔

(رفقاء احمد جلد نمبر 14 صفحہ 56)

پھر مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا نمونہ ہے۔ آپ نے اپنے قصبہ مرالی میں پہنچ کر اپنی بیعت کا اعلان کیا۔ ....اس پر قصبے میں شور برپا ہو گیا۔ اور شدید مخالفت کا آغاز ہو گیا۔ اہل حدیث مولویوں کی طرف سے مقاطعہ کرا دیا گیا۔ لوگ آپ کو کھلے بندوں گالی گلوچ دیتے تھے۔ ایسے کٹھن مرحلے پر مولانا صاحب آستانہ الٰہی پر جھکنے اور تہجد میں گریہ وزاری میں مصروف ہونے لگے اور خدا تعالیٰ نے آپ پر رؤیا و کشوف کا دروازہ کھول دیا اور یہ امر آپ کے لئے بالکل نیا تھا۔ اس طرح آپ کے لئے تسلی کے سامان ہونے لگے۔ ....سو اب آپ کے ایمان و عرفان میں ترقی ہونے لگی اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ عشق و وفا بھی بڑھنے لگا اور آپ دیوانہ وار (۔) میں لگ گئے۔ جس پر آپ کے ماموں نے جو خسر بھی تھے آپ کو گھر سے نکل جانے پر مجبور کیا اور پولیس سے اس بارے میں استمداد کی بھی دھمکی دی۔ اس لئے آپ موضع بقاپور چلے آئے جہاں آپ کی زمینداری کے باعث مقاطعہ تو نہ ہوا لیکن مخالفت پورے زور سے رہی۔ عوام کے علاوہ آپ کے والدین اور چھوٹا بھائی بھی زمرہ مخالفین میں شامل تھے البتہ بڑے بھائی مخالف نہ ہوئے۔ ایک روز آپ کی والدہ نے آپ کے والد سے کہا کہ آپ میرے بیٹے کو کیونکر بُرا کہتے ہیں وہ پہلے سے زیادہ نمازی ہے۔ والد صاحب نے کہا مرزا صاحب کو جن کا دعویٰ مہدی ہونے کا ہے مان لیا ہے۔ والدہ صاحبہ نے کہا امام مہدی کے معنی ہدایت یافتہ لوگوں کے امام کے ہیں۔ ان کے ماننے سے میرے بیٹے کو زیادہ ہدایت نصیب ہو گئی ہے۔ جس کا ثبوت اس کے عمل سے ظاہر ہے اور مولوی صاحب کو اپنی بیعت کا خط لکھنے کو کہا۔ آپ (۔) میں مصروف رہے اور ایک سال کے اندر پھر والد صاحب اور چھوٹے بھائی اور دونوں بھابھیوں نے بھی بیعت کر لی۔ اور بڑے بھائی صاحب نے خلافت احمدیہ اولیٰ میں بیعت کر لی۔

(رفقاء احمد جلد نمبر 10 صفحہ 215)

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کے بارے میں حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''نام اور نمود، ریا، ظاہر داری، علمی گھمنڈ، تکبر ہرگز نہیں تھا۔ دوران قیام قادیان میں جب بھی کوئی کہتا مولوی صاحب! فوراً روک دیتے کہ مجھے مولوی مت کہو، مَیں نے تو ابھی مرزا صاحب سے ابجد شروع کی ہے، الف ب شروع کی ہے''۔

(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔ ستمبر 1977 صفحہ 12)

اور یہ ایسے بڑے عالم تھے ان کے علم کی عظمت کی حضرت مسیح موعود نے مثال دی ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے جاری کرنے کی بھی وجہ بنے تھے۔

حضرت میاں محمد خان صاحب کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلے میں نوکر ہیں، نہایت درجہ کے غریب طبع، صاف باطن، دقیق فہم، حق پسند ہیں۔ اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت و محبت اور نیک ظن ہے مَیں اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے ان کی نسبت تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ ظن پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔ وہ سچے وفادار اور جاں نثار اور مستقیم الاحوال ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہو۔ ان کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 532)

پھر قاضی ضیاء الدین صاحب کا نمونہ ہے۔ قاضی عبدالرحیم صاحب سناتے تھے کہ ایک دفعہ والد صاحب یعنی قاضی ضیاء الدین صاحب نے خوشی سے بیان کیا کہ مَیں وضو کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود سے آپ کے ایک خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب نے میرے متعلق دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ تو حضور نے میرا نام اور پتہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو ہمارے سے عشق ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب اس بات پر فخر کیا کرتے تھے۔ اور (تعجب سے) کہا کرتے تھے کہ حضور کو میرے دل کی کیفیت کا کیونکر علم ہو گیا۔ یہ اسی عشق کا نتیجہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ مَیں بڑی مشکل سے تمہیں حضرت مسیح موعود کے در پر لے آیا ہوں اب میرے بعد اس دروازے کو کبھی نہ چھوڑنا۔

(رفقاء احمد جلد نمبر 6 صفحہ 8-9)

حضرت مولوی حسن علی بھاگلپوری کا نمونہ ہے۔ بیان اس طرح ہوا ہے کہ 13 جنوری 1894ء میں اپنے امام سے رخصت ہو کر لاہور میں آیا اور ایک بڑی دھوم دھام کا لیکچر انگریزی میں دیا جس میں حضرت اقدس کے ذریعہ سے جو بھی روحانی فائدہ ہوا تھا اس کا بیان کیا۔ جب میں سفر پنجاب سے ہو کر مدراس پہنچا تو میرے ساتھ وہ معاملات پیش آئے جو صداقتوں کے عاشق کو ہر زمانے اور ہر ملک میں اٹھانے پڑتے ہیں۔ (۔) میں وعظ کہنے سے روکا گیا۔ ہر (۔) میں اشتہار کیا گیا کہ حسن

علی سنت و جماعت سے خارج ہے کوئی اس کا وعظ نہ سنے۔ پولیس میں اطلاع دی گئی کہ مَیں فساد پھیلانے والا ہوں۔ وہ شخص جو چند ہی روز پہلے شمس الواعظین تھا۔ جناب مولانا مولوی حسن علی صاحب، واعظ (۔) کہلاتا تھا۔ صرف حسن علی لیکچرر کے نام سے پکارا جانے لگا۔ پہلے واعظوں میں ایک ولی سمجھا جاتا تھا اب مجھ سے بڑھ کر شیطان دوسرا نہ تھا۔ جدھر جاتا انگلیاں اُٹھتیں۔ سلام کرتا جواب نہ ملتا۔ مجھ سے ملاقات کرنے کو لوگ خوف کرتے۔ مَیں ایک خوفناک جانور بن گیا۔ جب مدراس میں (۔) میرے ہاتھوں سے نکل گئیں تو ہندوؤں سے پچھیاہال لے کر ایک دن انگریزی میں اور دوسرے دن اُردو میں حضرت اقدس امام الزمان کے حال کو بیان کیا جس کا اثر لوگوں پر پڑا۔

(تائید حق صفحہ 70-71)

تو یہ تھے قربانی کرنے اور (۔) کرنے کے طریقے۔ اور یہ تھے وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود نے پیدا فرمائے۔

پھر حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی کا ذکر ہے۔ پنشن پانے کے بعد حضرت منشی صاحب نے اپنی ملازمت کا محاسبہ کیا اور یہ محسوس کیا کہ وہ سرکاری سٹیشنری میں غریب طلباء یا بعض احباب کو وقتاً فوقتاً کوئی کاغذ، قلم اور دوات یا پنسل دیتے رہے ہیں۔ بات یہ تھی کہ محلے کے طلباء بچے یا دوست احباب منشی صاحب سے کوئی چیز مانگ لیتے اور لحاظ کے طور پر منشی صاحب دے دیتے تھے۔ یہ ایک بہت ہی ناقابل ذکر شے ہوتی تھی اور کئی سالوں میں بھی پانچ سات روپے سے زیادہ قیمت نہ رکھتی ہوگی۔ لیکن منشی صاحب نے محسوس کیا کہ انہیں ایسا کرنے کا دراصل حق نہیں تھا۔ اعلیٰ ایمانداری کا تقاضا یہی تھا۔ پس آپ نے کپورتھلے کے وزیراعظم کو لکھا کہ میں نے اس طریق پر بعض دفعہ سٹیشنری صَرف کی ہے آپ صدر ریاست ہونے کی وجہ سے مجھے معاف کردیں تاکہ مَیں خداتعالیٰ کے روبرو جوابدہی سے بچ جاؤں۔ ظاہر ہے کہ صدر ریاست نے پھر درگزر کیا''۔

(رفقاء احمد جلد 4 صفحہ 12)

تو یہ تھے اعلیٰ معیار تقویٰ کے جو پیدا ہوئے۔

پھر منشی صاحب بوڑھے ہوگئے ان کو ہمیشہ سے، جوانی سے ہی روزنامچہ لکھنے کی عادت تھی۔ جب بوڑھے ہوگئے تو آپ نے یہ دیکھنا چاہا کہ میرے ذمّہ کسی کا قرضہ تو نہیں ہے۔ روزنامچے کی پڑتال کرتے ہوئے کوئی 40 سال قبل کا ایک واقعہ درج تھا منشی صاحب نے ایک غیر احمدی سے مل کر ایک معمولی سی تجارت کی تھی اس کے نفع میں سے بر روئے حساب 40 روپے کے قریب منشی صاحب کے ذمہ نکلتے تھے۔ آپ نے یہ رقم حقدار کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوادی تا رسید بھی حاصل ہوجائے۔ وہ شخص کپورتھلہ کا رہنے والا تھا۔ اور عجب خان اس کا نام تھا۔ منی آرڈر وصول ہونے کے بعد وہ اپنی مسجد میں گیا (غیر از جماعت تھا) اور لوگوں سے کہا تم احمدیوں کو برا تو کہتے ہو لیکن یہ نمونے بھی تو دکھاؤ۔ 40 سال کا واقعہ ہے اور خود مجھے بھی یاد نہیں کہ میری کوئی رقم ان کے ذمے نکلتی ہے۔ غرض منشی صاحب کا یہ عمل مصدق ہے جو حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا کا۔

(رفقاء احمد جلد 4 صفحہ 12)

حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام فرماتے ہیں کہ: ان ہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک احمدی اور ایک غیر احمدی نمبردار ایک گاؤں کو جارہے تھے۔ یہ پرانی بات ہے۔ موسم بہار تھا۔ چنے کے کھیت پکے تھے۔ احمدی نے راستے میں ایک ٹہنی توڑ کر منہ میں چنا ڈالا۔ پھر معاً یہ خیال آنے پر تھوک دیا اور توبہ توبہ پکارنے لگا کہ پرایا مال منہ میں کیوں ڈال لیا۔ اس کے اس فعل سے نمبردار مذکور پر بہت اثر ہوا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ احمدی احمدیت سے پہلے ایک مشہور مقدمے باز، جھوٹی گواہیاں دینے والا، رشوت خور تھا۔ بیعت کے بعد اس کے اندر اتنی جلدی تبدیلی دیکھ کر کہ وہ پابند نماز، قرآن کی تلاوت کرنے والا اور جھوٹ سے مجتنب رہنے والا بن گیا ہے، نمبردار مذکور نے بیعت کرلی اور اس کے خاندان کے لوگ بھی احمدی ہوگئے۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 85)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں کہ وطن مالوف موضع راجیکی پہنچتے ہی خداوند کریم کی نوازش ازلی نے میرے اندر (۔) کا ایسا بے پناہ جوش بھر دیا کہ مَیں شب و روز دیوانہ وار اپنوں اور بیگانوں کی محفل میں جاتا اور سلام تسلیم کے بعد امام الزمان (۔) کے آنے کی مبارکباد عرض کرتے ہوئے (۔) شروع کردیتا۔ جب گردونواح کے دیہات میں میری (۔) اور احمدی ہونے کا چرچا ہوا تو اکثر لوگ جو ہمارے خاندان کو پشت ہا پشت سے ولیوں کا خاندان سمجھتے تھے مجھے اپنے خاندان کے لئے باعث ننگ خیال کرنے لگے۔ اور میرے والد صاحب محترم اور میرے چچاؤں کی خدمت میں حاضر ہوکر میرے متعلق طعن و تشنیع شروع کردی۔ میرے خاندان کے لوگوں نے جب ان کی باتوں کو سنا اور میرے عقائد کو اپنے آبائی وجاہت اور دنیوی عزت کے منافی پایا تو مجھے خلوت و جلوت میں کوسنا شروع کردیا۔ آخر ہمارے ان بزرگوں اور دوسرے لوگوں کا یہ جذبۂ تنافر یہاں تک پہنچا کہ ایک روز لوگ مولوی شیخ احمد ساکن دھریکاں تحصیل پھالیہ اور بعض دیگر علماء کو ہمارے گاؤں میں لے آئے۔ .... چنانچہ اس ابتدائی زمانے میں جبکہ یہ علماء سوء گاؤں گاؤں میری کم علمی اور کفر کا چرچا کر رہے تھے مجھے میرے خدا نے الہام کے ذریعہ سے بشارت دی۔ مولوی غلام رسول جوان، صالح، کراماتی۔ چنانچہ اس الہام الٰہی کے بعد جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑے بڑے مولویوں کے ساتھ مباحثات کرنے میں نمایاں فتح دی ہے وہاں میرے ذریعے سیدنا حضرت امام الزمان کی برکت سے انذاری اور تبشیری کرامتوں کا اظہار بھی فرمایا ہے جن کا ایک زمانہ گواہ ہے۔ (حیات قدسی حصہ اوّل صفحہ 21-23)

مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کا ہی ذکر چل رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ پوچھو کہ مرزا صاحب سے مل کر کیا نفع ہوا۔ اجی بے نفع ہوئے، کیا مَیں دیوانہ ہوگیا تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا سر پر اٹھا لیا اور مالی حالت کو سخت پریشانی میں ڈالتا۔ کیا کہوں کیا ہوا۔ مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں، گناہوں کا اعلانیہ ذکر کرنا اچھا نہیں۔ ایک چھوٹی سی بات سناتا ہوں۔ اس نالائق کو 30 برس سے یہ قابل نفرت بات تھی کہ حقہ پیا کرتا تھا۔ بارہا دوستوں نے سمجھایا خود بھی کئی بار قصد کیا لیکن روحانی قویٰ کمزور ہونے کی وجہ سے اس پرانی زبردست عادت پر قابو نہ ہوسکا۔ الحمدللہ مرزا صاحب کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ آج قریب ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ پھر اس کمبخت کو منہ نہیں لگایا۔

(رفقاء احمد جلد 14 صفحہ 56)

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو بھی افیون کی عادت تھی انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد افیون کو ترک کردیا۔ گو ڈاکٹری نقطہ نظر سے اس کو آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ اس سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ حضرت اقدس آپ سے بوجہ آپ کے علم کے بہت محبت رکھتے تھے۔ جب آپ نے افیون ترک کی تو آپ سخت بیمار ہوگئے۔ ابھی نقاہت شامل حال ہی تھی کہ (۔) مبارک میں نماز کے لئے تشریف لائے۔ حضرت اقدس نے آپ کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ آپ آہستہ آہستہ چھوڑتے یکدم ایسا کیوں کیا۔ شاہ صاحب نے عرض کیا کہ: ''حضور جب ارادہ کر لیا تو یکدم ہی چھوڑ دی''۔ (رفقاء احمد جلد پنجم صفحہ 5)

وہ نظارے یاد کریں جب شراب کی ممانعت کا اعلان ہوا تو مٹکوں کے مٹکے ٹوٹنے لگے۔

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری بیعت سے پہلے قادیان آئے تھے، کہتے ہیں کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ مَیں نے یہاں کے علماء میں سے ایک بڑے عالم کو دیکھا ہے اور خود مدعی مسیحیت اور مہدویت کی بھی زیارت کی۔ اب یہاں کے عام لوگوں کی بھی اخلاقی حالت دیکھنی چاہئے۔ چنانچہ اس امتحان کے لئے کہتے ہیں کہ میں لنگر خانے چلا گیا` اس وقت ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ تو اس وقت حضرت خلیفہ اول کے مکان کے جنوبی طرف اور بڑے کنویں کے مشرقی طرف تھا۔ لنگر خانے میں ایک چھوٹا سا دیگچہ تھا جس میں دال تھی اور ایک چھوٹی سی دیگچی میں شوربہ تھا۔ میاں نجم الدین صاحب بھیروی مرحوم اس کے منتظم تھے۔ مَیں نے میاں نجم الدین صاحب سے کھانا مانگا۔ اُنہوں نے مجھ کو روٹی اور دال دی۔ مَیں نے کہا مَیں دال نہیں لیتا گوشت دو۔ میاں نجم

الدین صاحب مرحوم نے دال الٹ کر گوشت دے دیا۔لیکن مَیں نے پھر کہا نہیں نہیں دال ہی رہنے دو۔تب انہوں نے گوشت الٹ کر دال ڈال دی۔دال اور گوشت کے اس ہیر پھیر سے میری غرض یہ تھی کہ تا مَیں کارکنوں کے اخلاق دیکھوں۔الغرض مَیں نے بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہاں کے مختلف لوگوں سے باتیں کیں۔منتظمین لنگر کی ہر ایک بات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی تھی۔ اس سے بھی میرے دل میں گہرا اثر ہوا۔دوسرے دن صبح کو تقریباً تمام کمروں سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز آتی تھی۔فجر کی نماز میں مَیں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو نماز پڑھتے دیکھا اور یہ نظارہ بھی میرے لئے بڑا دلکش اور جاذب نظر تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر 8 صفحہ 10-11)

تو یہ نظارے قادیان کے اس زمانے کے تھے جو انقلاب لائے جو آج بھی نظر آنے چاہئیں۔

حضرت شیخ عبدالرشید صاحب کا ذکر ہے۔مولوی محمد علی صاحب بھوپڑی غیر احمدی یہاں آیا کرتے تھے۔خوش الحان تھے۔ان کے وعظ میں بے شمار عورتیں جایا کرتی تھیں۔کہتے ہیں کہ دو دو تین تین ماہ یہاں رہا کرتے تھے۔اس نے آ کر حضرت کی مخالفت شروع کر دی، بدزبانی بھی کرتا تھا۔اس کے ساتھ بھی بحث مباحثہ ہوتا رہا۔شیخ عبدالرشید صاحب واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ میرے والدین نے مجھے جواب دے دیا۔والدہ زیادہ سختی کیا کرتی تھیں۔کیونکہ مولوی بھوپڑی کا بڑا اثر تھا۔والدین نے کہا ہم عاق کر دیں گے۔کئی کئی ماہ مجھے گھر سے باہر رہنا پڑا۔یعنی شیخ عبدالرشید صاحب کو۔کہتے کہ میرے والد صاحب میری والدہ کو کہا کرتے تھے کہ پہلے یہ دین سے بے بہرہ تھا، سویا رہتا تھا، اب نماز پڑھتا ہے، تہجد پڑھتا ہے، اسے میں کس بات پر عاق کروں۔ لیکن پھر بھی دنیاوی باتوں کو مدنظر رکھ کر مجھے کہا کرتے تھے کہ مرزائیت چھوڑ دو۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 12 صفحہ 29)

دو اور رفقاء کا ذکر ہے۔قیام نماز کا اہتمام بیعت کرنے کے بعد۔حضرت محمد رحیم الدین صاحب اور کریم الدین صاحب کہتے ہیں جون 1894ء میں جب مَیں نے حضرت مسیح موعود سے بیعت کی اس وقت گرمی کے دن تھے۔میری صبح کی نماز قضاء ہو جاتی تھی۔مَیں نے حضرت مسیح موعود کے حضور میں عریضہ لکھا کہ میری صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہے میرے واسطے دعا فرماویں۔اس کے جواب میں حضرت صاحب نے لکھا کہ ہم نے دعا کی ہے تم برابر استغفار اور درود کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔ اس دن سے ہمیشہ وقت پر آنکھ کھل جاتی رہی۔آج تک صبح کی نماز قضا نہیں ہوئی سوائے شاذ و نادر سفر یا بیماری کے وقت کوئی نماز قضا ہو گئی ہو۔یہ استجابت دعا کا نشان ہے اور میرے لئے ایک معجزہ ہے۔الحمدللہ۔ (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 6 صفحہ 43)

کئی لوگوں سے مَیں پوچھتا رہتا ہوں کہتے ہیں کہ آنکھ نہیں کھلتی وہ اس نسخے کو آزمائیں۔

حضرت بدرالدین صاحب کی بیعت کے بعد کی حالت کا ذکر ہے۔کہتے ہیں کہ یہ خاکسار بہت چھوٹی عمر سے صراط مستقیم کی تلاش میں ٹھوکریں کھاتا ہوا اہل حدیث اور شیعیت سے چل کر آریہ اور دہریہ تالابوں میں غوطے کھا رہا تھا۔قریب تھا کہ بحر ضلالت و گمراہی میں غرق ہو جائے۔ پیارے رب اکبر نے جس کی صفت و ثناء تو حید کرنا میری طاقت ولیاقت سے بہت ہی بالا ہے اپنے فضل اور رحم کا ہاتھ بڑھا کر ڈوبتے کو تھام لیا۔یعنی حضرت مسیح موعود اور لیکھرام آریہ کا مباہلہ میرے تک پہنچا دیا۔قریباً 1903ء ہوگا مَیں نے جس وقت حضرت ابر رحمت کا مضمون پڑھا۔میرے مردہ جسم کے اندر بجلی کی طرح روح داخل ہو گئی۔اسی روز سے سارے خیالات ترک کر کے حضور کی تحریر و تقریر کا شیدائی بن گیا۔اس کے بعد ایک عرصہ تحصیل میں صرف کر کے اور معاملے کے ہر پہلو پر غور کر کے صداقت کا قائل ہو گیا۔عملی قدم اٹھاتے وقت قسم قسم کے خطرات اور مشکلات کا بھیانک منظر سامنے آیا۔کمزوری سے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ صداقت کو معلوم کر لیا ہے اب خاموش ہو جانا چاہئے۔لوگوں پر ظاہر کر کے مشکلات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے اور خاموش ہو گیا۔خاموش ہو جانے کے بعد جن کاموں کے خراب ہو جانے سے خاموشی اختیار کی تھی وہ خراب ہونے شروع ہو گئے۔اور ایک کے سوا سب کے سب خراب ہو گئے۔وہ ایک کام جو ابھی خراب نہیں ہوا تھا وہ میرے والد مرحوم کا سود در سود کا قرضہ تھا۔اس کے متعلق یہ ڈر تھا کہ احمدی ہو جانے کے بعد ساہوکار مجھے بہت ذلیل کرے گا۔(لیکن کہتے ہیں کہ ساہوکار مع تمام افراد خاندان طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس کا تمام مال و اسباب سرکار میں داخل ہوا اور مَیں اس کے شر سے محفوظ رہا)۔تو کہتے ہیں کہ جب صرف یہی کام خراب ہونے سے باقی رہ گیا تو مجھے یہ یقین ہو گیا کہ عنقریب یہ بھی خراب ہوگا۔مَیں نے ہرچہ بادا باد کہہ کر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر بیعت کا خط لکھ دیا اور اعلان کر دیا۔پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل کے دامن میں چھپا لیا اور مسیح موعود کے حضور حاضر ہو کر بیعت کر لی۔اور مکرمی شیخ عرفانی صاحب کے ذریعہ حضرت سے خاص ملاقات کر کے استقلال کی خاص دعا کی۔حضرت ابر رحمت نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا: ''اچھا بھئی دعا کریں گے''۔ (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7صفحہ 98)

میاں محمد الدین صاحب آف کھاریاں لکھتے ہیں کہ: ''مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ آریہ برہمو دہریہ لیکچروں کے بداثر نے مجھے اور مجھ جیسے اور افسروں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین پڑھتے پڑھتے جب مَیں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں، صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 3 اور صفحہ نمبر 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہو گئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کہ کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔ سردی کا موسم تھا جنوری 1893ء کی 19/ تاریخ تھی۔آدھی رات کا وقت تھا کہ جب یہی ہونا چاہئے اور ہے کہ مقام پر پہنچا۔پڑھتے ہی معاً توبہ کی، کورا گھڑا پانی کا بھرا ہوا باہر صحن میں پڑا تھا۔ تختہ چوپائی پیمائش کی میرے پاس رکھی ہوئی تھی۔سرد پانی سے لاچا تہ بند پاک کیا۔میرا ملازم مسمی منکتو سو رہا تھا۔وہ جاگ پڑا اور مجھ سے پوچھا کیا ہوا، کیا ہوا، لاچا مجھ کو دو مَیں دھوتا ہوں۔مگر مَیں اس وقت ایسی شراب پی چکا تھا کہ جس کا نشہ مجھے کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔آخر منکتو اپنا سارا زور لگا کر خاموش ہو گیا۔اور گیلا لاچا پہن کر نماز پڑھنی شروع کی اور منکتو دیکھتا گیا۔ محویت کے عالم میں نماز اس قدر لمبی ہوئی کہ منکتو تھک کر سو گیا اور مَیں نماز میں مشغول رہا۔پس یہ نماز براہین نے پڑھائی کہ بعد ازاں اب تک مَیں نے نماز نہیں چھوڑی۔حضرت مسیح موعود کا یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے مذکورہ بالا طوطیہ تمہید مَیں نے باندھا تھا۔عین جوانی میں بحالت ناکتخدا حضرت مسیح موعود نے یہ ایمان جو ثریا سے شاید اوپر ہی گیا ہوا تھا اتار کر میرے دل میں داخل کیا۔ جس رات مَیں بحالت کفر داخل ہوا تھا اس کی صبح مجھ پر بحالت (۔) ہوئی۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7صفحہ 46-47)

پس حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنا بھی ایک انقلاب پیدا کرنے والی چیز ہے۔احباب جماعت کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کی روایت ہے کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی میرے بچپن کے دوست تھے۔مَیں ان کو ملنے کے لئے ان کے ہاں گیا۔راستے میں مَیں نے دو لڑکوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے دیکھا۔میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی جب مَیں نے یہ دیکھا کہ دونوں قرآن کریم کی ایک آیت کے معنی پر بحث کر رہے ہیں۔ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت رچا دی گئی ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 8 صفحہ 11)

یہ محبت ہے جو ہر احمدی کے دل میں پیدا ہونی چاہئے۔اور یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں پیدا کیا اور جس کو جاری رہنا چاہئے۔

منشی اروڑے خان صاحب کی نوکری میں دیانت داری کے بارہ میں واقعہ ہے۔ایک دفعہ کسی نے ہنس کر کہا: بابا کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ منشی صاحب پر ایک خاص قسم کی سنجیدگی جو جوش صداقت سے مغلوب تھی طاری ہوئی اور سائل کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ مَیں نے جب تک نوکری کی

اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا ہے اور جس دیانت سے کیا ہے اور جو فیصلے کئے ہیں اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے ہیں اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان سب کو سامنے رکھ کر مَیں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیر انداز کا تیر خطا کر سکتا ہے لیکن میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں کر سکتی۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 22 ستمبر 2003ء)

دیکھیں کتنا خدا پر ایمان اور یقین تھا۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ مسیتا صاحب حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی کے بارہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے دوستوں میں اپنی قوت قدسیہ سے یہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز یقین کرتے تھے اور کسی سے ڈر کر جھوٹ جیسی نجاست اختیار نہیں کرتے تھے۔ اور حق کہنے سے رکتے نہیں تھے۔ اور اخلاق رذیلہ سے بچتے تھے۔ اور اخلاق فاضلہ کے ایسے خوگر ہو گئے تھے کہ وہ ہر وقت اپنے خدا پر ناز کرتے تھے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ یقین ہی تھا کہ آپ کے دوستوں کے دشمن ذلیل و خوار ہو جاتے تھے اور آپ کے دوست ہر وقت خدا تعالیٰ کا شکر گزار رہتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی معیت ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ اور آپ کے دوستوں میں غنا تھا اور خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے تھے۔ اور حق کہنے سے نہ رکتے تھے اور کسی کا خوف نہ کرتے تھے۔ اعمال صالحہ کا یہ حال تھا کہ ان کے دل محبت الٰہی سے ابلتے رہتے تھے اور جو بھی کام کرتے تھے خالصتاً للہی سے کرتے تھے۔ ریا جیسی ناپاکی سے بالکل متنفر رہتے تھے کیونکہ ریاکاری کو حضرت اقدس مسیح موعود خطرناک بد اخلاقی فرمایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اس میں انسان منافق بن جاتا ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 6 صفحہ 66)

حضرت مسیح موعود حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گزری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اس واسطے چھوڑ دی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ان کو ایک نوکری دو سو روپیہ ماہوار کی ملتی تھی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا''۔ اس زمانہ کے دو سو روپیہ ماہوار ہزاروں ہوں گے آج کل، شاید لاکھ بھی ہوں۔ ''خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گزار دی۔ صرف عربی کتابوں کو دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ (۔) پر جو اندرونی اور بیرونی حملے پڑتے تھے ان کے دفاع میں عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی''۔

(سیرت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مرتبہ محمود مجیب اصغر صاحب صفحہ 108)

یہ تھے مجاہد جو حضرت مسیح موعود نے پیدا فرمائے۔ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ان کی وفات پر ہی حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ بزرگ جا رہے ہیں اس لئے ہمیں جماعت میں علماء پیدا کرنے کے لئے مدرسہ قائم کرنا چاہئے اور پھر وہ قائم فرمایا تھا۔ تو جو دینی علم حاصل کرنے والے ہیں، تمام دنیا میں جہاں جہاں جامعہ احمدیہ ہیں، جامعہ میں پڑھنے والے لوگ ہیں وہ ان بزرگوں کو اپنے سامنے نمونے کے طور پر رکھیں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید جنہوں نے ایک اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ حضرت مسیح موعود ان کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

''اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا۔ اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہاء تک پہنچاتے ہیں۔ اور خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو تیار ہوتے ہیں۔ اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر مَیں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو مَیں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔ اکثر لوگ باوجود .... بیعت کے اور باوجود میرے دعوے کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بکلی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے۔ اور ایک پوشیدہ بخل خواہ وہ جان کے متعلق ہو خواہ آبرو کے متعلق ہو خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق، ان کے ناکمل نفسوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کی نسبت ہمیشہ میری یہ حالت رہتی ہے کہ مَیں ہمیشہ کسی خدمت دینی کے پیش کرنے کے وقت ڈرتا رہتا ہوں کہ ان کو ابتلا پیش نہ آوے۔ اور ان خدمتوں کو اپنے اوپر بوجھ سمجھ کر اپنی بیعت کو الوداع نہ کہہ دیں۔ لیکن مَیں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور اپنی آبرو اور اپنی جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردّی چیز پھینک دی جاتی ہے۔ اکثر لوگوں کو مَیں دیکھتا ہوں کہ ان کا اول اور آخر برابر نہیں ہوتا اور ادنیٰ سی ٹھوکر یا شیطانی وسوسہ یا بدصحبت سے وہ گر جاتے ہیں۔ مگر اس جوانمرد مرحوم کی استقامت کی تفصیل مَیں کن الفاظ میں بیان کروں کہ وہ نور یقین میں دمبدم ترقی کرتا گیا''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

پھر فرمایا کہ: ''بے نفسی اور انکسار میں وہ اس مرتبہ تک پہنچ گیا کہ جب تک انسان فنا فی اللہ نہ ہو یہ مرتبہ نہیں پاتا۔ ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے۔ اور اپنے تئیں کوئی چیز سمجھنے لگتا ہے اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شخص ایسا بے نفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنے علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہو سکتی تھی۔ اور آخر سچائی پر اپنی جان قربان کی اور ہماری جماعت کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گیا جس کی پابندی اصل منشاء خدا کا ہے''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 47)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مثال میں آخر پر دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اس جگہ میں اس بات کے اظہار کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رک سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت و اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ مَیں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں''۔ بعضوں کا ذکر کیا کہ شاید وہ قربانی نہ کر سکیں لیکن اکثریت قربانی کرنے والی تھی۔ ان کا ذکر فرما رہے ہیں کہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ ''سب سے پہلے مَیں اپنے روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نورالدین ہے۔ مَیں ان کی بعض دینی خدمتوں کا جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ (۔) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں''۔ اتنی خدمت کرنے کے باوجود کتنا زبردست خراج تحسین ہے۔ ''ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہوا ہے اس کے تصور سے ہی قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ اور رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور مَیں تجربے سے، نہ صرف حسن ظن سے، یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے'' اور بعد میں ادا کیا بھی۔ ''ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت و اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں۔

عالی جناب! میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں۔ اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا ہے وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو مَیں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں۔ اور اسی راہ میں جان دوں۔ مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرومرشد مَیں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے۔ اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو“۔

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ:

”مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غم خواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور وہ محبت واخلاص کے جذبۂ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ پہ فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور ہستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے۔ اور ہر دم ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں“۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-37)

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ:

”اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے“ (حضرت مسیح موعود کے زمانے میں اللہ میاں نے وہ جماعت دکھا دی)۔ فرمایا: ”اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آ کر آباد ہوئے ہیں“۔

(رفقاء احمد جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 130)

پس یہ جو چند حالات میں نے بیان کئے ہیں کچھ ان بزرگوں کے خود بیان کردہ ہیں کچھ ان کے بارے میں دوسروں نے بیان کئے ہیں۔ کچھ حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں۔ یہ تمام واقعات تاریخ میں اس لئے محفوظ کئے گئے ہیں کہ ہمیں توجہ دلاتے رہیں کہ تمہارے بزرگ اپنی اصلاح نفس کرتے رہے ہیں اور اس طرح انہوں نے یہ معیار حاصل کئے ہیں۔ یا بیعت میں آنے کے بعد محبت و اخلاص کے اور وفا کے یہ معیار وہ دکھاتے رہے ہیں۔ تم بھی اگر حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلو۔ پس کہیں ہمارے اپنے عمل اس برکت سے ہمیں محروم نہ کر دیں، بے فیض نہ کر دیں۔ پس قادیان کے رہنے والے بھی اور دنیا میں بسنے والے بھی تمام احمدیوں کو اس لحاظ سے ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کے ایمان و اخلاص و وفا میں ہمیشہ مضبوطی عطا فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے درمیان میں فرمایا: انشاء اللہ ایک دو دن تک قادیان سے اور تین چار دن تک بھارت سے روانگی ہو گی۔ آپ لوگ بھی دعا کریں، دنیا میں باقی جگہ بھی احمدی دعا کریں، اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے یہ سفر گزارے اور قادیان میں رہنے کے دوران یہ برکات جو ہم نے حاصل کی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہم نے دیکھے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو جاری رکھے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 56508 میں بشریٰ بیگم

زوجہ زاہد مصطفیٰ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 171/T.D.A ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/55000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد حسین غضنفر وصیت نمبر 32233 گواہ شد نمبر 2 زاہد مصطفیٰ خاوند موصیہ

مسل نمبر 56509 میں عصمت بیگم

زوجہ اعظم علی قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 171/T.D.A ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/55000 روپے۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/13000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عصمت بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد حسین غضنفر وصیت نمبر 32233 گواہ شد نمبر 2 اعظم علی خاوند موصیہ

مسل نمبر 56510 میں خدیجہ شاہد ماہم

بنت محمد عثمان شاہد قوم مانگر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 2 / 1 تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خدیجہ شاہد ماہم گواہ شد نمبر 1 محمد عثمان مربی سلسلہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد ابڑو ولد محمد انور ابڑو مرحوم

مسل نمبر 56511 میں ندیم احمد

ولد بشارت احمد ثانی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 14-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم احمد گواہ شد نمبر 1 معراج احمد ابڑو وصیت نمبر 36406 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ثانی والد موصی

مسل نمبر 56512 میں آمنہ صدف

زوجہ عبدالقدیر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 14-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/30000 روپے۔ 2۔ زیور 2 تولہ اندازاً مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ آمنہ صدف گواہ شد نمبر 1 معراج احمد ابڑو وصیت نمبر 36406 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ثانی ولد محمد حسن

مسل نمبر 56513 میں جاوید حسین

ولد اللہ یار قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 19 سال بیعت 2001ء ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جاوید حسین گواہ شد نمبر 1 شمیم احمد خالد ولد چوہدری غلام رسول گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد طور ولد میاں مبارک احمد ناصر مرحومہ

مسل نمبر 56514 میں مبارک احمد نصیر

ولد نصیر احمد شاد قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد نصیر گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد منصور ولد نصیر احمد شاد گواہ شد نمبر 2 سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز مرحوم

مسل نمبر 56515 میں نازیہ تبسم

بنت محمد اکبر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیور طلائی ڈیڑھ تولہ مالیتی اندازاً -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نازیہ تبسم گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم مربی سلسلہ وصیت نمبر 36958 گواہ شد نمبر 2 محمد صفدر ولد محمد اکبر

مسل نمبر 56516 میں مرزا عبدالکریم

ولد مرزا غلام قادر قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال پارک مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ 5 مرلہ رہائشی مکان واقع کینال پارک مریدکے۔ 2۔ 5 مرلہ مکان واقع مین بازار کینال پارک مریدکے۔ 3۔ 16 مرلہ پلاٹ وقع گلشن کالونی مریدکے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا عبدالکریم گواہ شد نمبر 1 مرزا عبدالقیوم ولد مرزا عبدالکریم گواہ شد نمبر 2 ماسٹر منیر احمد ولد میاں احمد دین

مسل نمبر 56517 میں عبدالعلی

ولد نور علی قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالعلی گواہ شد نمبر 1 حافظ فاروق احمد ولد چوہدری میاں خاں گواہ شد نمبر 2 نیاز علی ولد احمد خان

مسل نمبر 56518 میں خالد احمد نون

ولد فضل حسین نون قوم نون پیشہ دوکانداری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ 12 مرلہ رہائشی پلاٹ واقع چونترہ مالیتی -/50000 روپے۔ 2۔ 17 کنال زرعی زمین واقع چونترہ مالیتی -/850000 روپے۔ 3۔ دوکان کا سامان مالیتی -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد احمد نون گواہ شد نمبر 1 کامران ظفر ولد ظفر اقبال نون گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد نون ولد خالد احمد نون

مسل نمبر 56519 میں گلاب جان

زوجہ خالد احمد نون قوم راٹھور پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/32 روپے۔ 2۔ زرعی اراضی 8 کنال واقع چونترہ مالیتی -/240000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ گلاب جان گواہ شد نمبر 1 خالد احمد نون خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد نون ولد خالد احمد نون

مسل نمبر 56520 میں ظہیر احمد نون

ولد وزیر محمد نون قوم نون پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی پلاٹ ایک کنال واقع چونترہ مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظہیر احمد نون

گواہ شد نمبر 1 نوید احمد نون ولد محمود احمد نون گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد نون ولد وزیر محمد نون

مسل نمبر 56521 میں روزینہ ظہیر

زوجہ ظہیر احمد نون قوم نون پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 5 تولہ مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ روزینہ ظہیر گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد نون خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد نون ولد وزیر محمد نون

مسل نمبر 56522 میں اویس احمد راٹھور

ولد تاج الٰہی راٹھور قوم راٹھور پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 29-10-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اویس احمد راٹھور گواہ شد نمبر 1 تاج الٰہی ولد غلام حسین گواہ شد نمبر 2 رمیض احمد راٹھور ولد قدرت الٰہی

مسل نمبر 56523 میں تنویر قدیر

ولد فضل الرحمان قوم تنولی پیشہ تجارت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگی سیداں ایبٹ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا

کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تنویر قدیر گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نصیر احمد شریف وصیت نمبر 26218 گواہ شد نمبر 2 عبدالوحید ملک وصیت نمبر 36214

مسل نمبر 56524 میں آسیہ مسعود

زوجہ اعجاز احمد کلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 9 تولے۔ 2۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ آسیہ مسعود گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد کلیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 یحییٰ محمود ولد عبدالحکیم جوزا

مسل نمبر 56525 میں صائمہ طارق

زوجہ طارق محمود قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-10-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 6 تولے مالیتی -/60000 روپے بشمول حق مہر ادا شدہ بصورت زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صائمہ طارق گواہ شد نمبر 1 طارق محمود خاوند موصیہ وصیت نمبر 29443 گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود وصیت نمبر 32616

مسل نمبر 56526 میں ناصر احمد طاہر

ولد میاں نواب دین مرحوم قوم پھلروان پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ رحیم پورہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی مکان مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر احمد طاہر گواہ شد نمبر 1 تیمور احمد ولد میاں انور احمد گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد ناصر مربی سلسلہ ولد محمد یعقوب

مسل نمبر 56527 میں عبدالجبار جاوید

ولد اللہ دتہ قوم جٹ پیشہ وکالت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن وہاڑی شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان واقع وہاڑی مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالجبار جاوید گواہ شد نمبر 1 ندیم احمد ناز ولد محمد یاسین گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام ولد چوہدری عبدالغنی

مسل نمبر 56528 میں ناصرہ بیگم

زوجہ عبدالجبار جاوید قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن وہاڑی شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/3000 روپے۔ 2۔ سوا نو تولے طلائی زیور مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ بیگم گواہ شد نمبر 1 عبدالجبار جاوید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد ناز ولد محمد یاسین

مسل نمبر 56529 میں سعدیہ جاوید

بنت عبدالجبار جاوید قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وہاڑی شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور ڈیڑھ تولہ مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سعدیہ جاوید گواہ شد نمبر 1 عبدالجبار جاوید والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد ناز ولد محمد یاسین

مسل نمبر 56530 میں محمد اسلم چیمہ

ولد عطاء محمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 60 سال بیعت 1969ء ساکن گوٹھ علی محمد جٹ ضلع خیر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 12/1 ایکڑ مالیتی اندازاً -/800000 روپے۔ 2۔ مکان 2 کنال 8 مرلہ مالیتی اندازاً -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسلم چیمہ گواہ شد نمبر 1 آفتاب تنویر ولد سجاد احمد گواہ شد نمبر 2 قمر الزمان ابڑو ولد محمد اصغر ابڑو

مسل نمبر 56531 میں سلیمہ بی بی

زوجہ محمد اسلم چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت 1995ء ساکن گوٹھ علی محمد جٹ ضلع خیر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔ 2۔ مویشی مالیتی اندازاً -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سلیمہ بی بی گواہ شد نمبر 1 آفتاب تنویر ولد سجاد احمد گواہ شد نمبر 2 قمر الزمان ابڑو ولد محمد اصغر ابڑو

مسل نمبر 56532 میں مصورہ

زوجہ ندیم احمد قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 151 ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 20 گرام مالیتی -/19400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مصورہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 سیف علی شاہد وصیت نمبر 19881

مسل نمبر 56533 میں عارف احمد

ولد عبدالعزیز قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عارف احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالوحید بھٹی وصیت نمبر 34154 گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد ساجد ولد خلیل احمد

مسل نمبر 56534 میں رخسانہ ریاض

زوجہ ریاض احمد بجہ قوم گورائیہ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی انگوٹھی مالیتی اندازاً -/2000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/10000 روپے۔ 3۔ زرعی اراضی (از والد کا شرعی حصہ) اڑھائی ایکڑ واقع گدیاں ضلع نارووال اندازاً مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ

وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رخسانہ ریاض گواہ شدنمبر 1 نعمان احمد شاہد ولد ریاض احمد ججہ گواہ شدنمبر 2 عمر فاروق ججہ ولد ریاض احمد ججہ

مسل نمبر 56535 میں میمونہ ثروت

بنت راؤ مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ میمونہ ثروت گواہ شدنمبر 1 راؤ احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر 35209 گواہ شدنمبر 2 راؤ محمد اظہر خاں ولد راؤ مبشر احمد

مسل نمبر 56536 میں نذر محمد

ولد شاہ محمد قوم گجر پیشہ زمیندارہ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 12 کنال واقع چک سکندر مالیتی -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/48000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نذر محمد گواہ شدنمبر 1 احسان الحق ولد محمد یحییٰ گواہ شدنمبر 2 انعام الرحمٰن ولد بشارت احمد

مسل نمبر 56537 میں عائشہ عندلیب

بنت آفاق احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 130-15 گرام مالیتی -/12170 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ عندلیب گواہ شدنمبر 1 عبدالحلیم احمد ولد عبدالقادر گواہ شدنمبر 2 آفاق احمد باجوہ والد موصیہ

مسل نمبر 56538 میں امتہ الحئی شازیہ

زوجہ چوہدری خادم حسین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کہکشاں کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/15000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحئی شازیہ گواہ شدنمبر 1 ضیاء اللہ قصوری ولد عبداللطیف گواہ شدنمبر 2 صوفی احمد یار ولد محمد زکریا

مسل نمبر 56539 میں نصیرہ بیگم

زوجہ احمد فراز قوم کمبوہ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کہکشاں کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصیرہ بیگم گواہ شدنمبر 1 ڈاکٹر محمد ادریس ولد محمد اسماعیل گواہ شدنمبر 2 شعیب اسماعیل ولد ڈاکٹر محمد ادریس

مسل نمبر 56540 میں رمضان بی بی عرف خورشید

زوجہ محمود احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96/گ ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین ایک کنال 15 مرلہ مالیتی -/60000 روپے۔ 2۔ مویشی بکری مالیتی -/5000 روپے۔ 3۔ طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً -/35000 روپے۔ 4۔ حق مہر ادا شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رمضان بی بی عرف خورشید گواہ شدنمبر 1 عطاء المنان قمر وصیت نمبر 34596 گواہ شدنمبر 2 محمود احمد ولد ولی محمد

مسل نمبر 56541 میں ندیم احمد

ولد نصیر احمد قوم آرائیں پیشہ میڈیکل پریکٹس عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96/گ۔ ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم احمد گواہ شدنمبر 1 عطاء المنان قمر وصیت نمبر 34596 گواہ شدنمبر 2 فرخ رضوان احمد ولد نسیم احمد

مسل نمبر 56542 میں محمد بخش

ولد اللہ دتہ قوم کھرل پیشہ فارغ عمر 71 سال بیعت 1960ء ساکن سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ...... میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 5 مرلہ واقع سلانوالی مالیتی -/150000 روپے۔ 2۔ مکان 5 مرلہ واقع سلانوالی مالیتی -/80000 روپے۔ 3۔ پلاٹ 10 مرلہ واقع کہکشاں کالونی ربوہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد بخش گواہ شدنمبر 1 عنایت اللہ ولد نذر محمد گواہ شدنمبر 2 محمد طارق ولد خضرت حیات

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

New mian Bhai
10-Montgomery Road,
Lahore-6-Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH: 6313372-6313373

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
شاہ کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
139 لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار لاہور
الرحیم سٹیل
فون آفس: 7663853-7669818 فیکس: 7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

12 بلاک سرگودھا
جنود ڈینٹل لیبارٹری
فون: 048-3713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

Deals In HRC,CRC,EG,P&O,Sheets & Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369
Fax:7667414
Talb-E-Duas: Kamal Nasir, Jamal Nasir

طب یونانی کا لیبارٹری
فون: 047-6211538
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ

تقریب شادی

مکرم چوہدری مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم چوہدری منیر احمد منصور مشو بیشی موٹرز راولپنڈی کی شادی کی تقریب مورخہ 20 فروری 2006ء کو مکرمہ لبنیٰ بدر صاحبہ بنت مکرم چوہدری مبارک احمد انور صاحب کیلگری کینیڈا کے ساتھ عثمانیہ ہوٹل کھاریاں ضلع گجرات میں منعقد ہوئی۔ جہاں مکرم حافظ جواد احمد صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ چھ ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ 21 فروری کو مربی ہاؤس اٹک میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4 را پریل

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:51
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:32

ربوہ آئی کلینک

☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹرا ساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹرا ساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہوتا ہے
☆ بذریعہ لیزر عینک یا کانٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگا پن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔
☆ شوگر کی وجہ سے آنکھوں پر مرتب ہونے والے مضر اثرات کا علاج بذریعہ لیزر کروائیں

کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو کے
دارالصدر غربی ربوہ فون: 047-6211707
047-6215909-Mob:0301-7972878

CNG/AC کار
الفرقان رینٹ اے کار
0333-4865393
فون: 042-7595739-0300-4284508

پریمیئر کرنسی ایکسچینج کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر فارن کرنسی کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
فون: 047-6212974-6215066

احمد ٹریولز اینڈ ٹورز
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

جیب منیا انجرا
چھوٹی -/60 روپے بڑی -/240 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6212434 Fax:6213966

گجر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
فون آفس: 047-6215857
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622 - 5170255
555A

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر
042-7353105
ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر Universal Sim Connections کارڈز ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
Email:uepak@hotmail.com

ماشاءاللہ روم کولرز
AC
17-10-B-1
فون: 042-5153706-0300-9477683

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
ہم آپ کے منتظر ہوں گے
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
فون: 7223347-7239347-7354873

فاروق اسٹیٹ
3- ای مین مارکیٹ گلبرگ لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، بچوں کے جملہ امراض
لیزر سرجری (ہر قسم کے آپریشن) الٹرا ساؤنڈ کیلئے
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون: 047-6213944-6214499

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، AC، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، TV
ڈاولینس، پیل، ویوز، فلپس، ایل جی، سام سنگ، پرانیشا
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
7223228-7357309

البشیرز
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ ربوہ
047-6214510-049-4423173

C.P.L 29-FD

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
umerestate@hotmail.com
452.G4

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
L.G-Samsung Sony Projection Plasma T.V 43" 44" 54"
بازار سے بہتر کم قیمت پر حاصل کریں
اسپلٹ ایئر کنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5116557
Mob:0300-4256291
ایڈریس 26/2/C1